خاندان شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے شیوخ الحدیث (تحقیقی جائزہ)

Shaykh al-Hadith of the family of Sheikh Shahab-ud-din Umar Alal –Suhrawardi (Research Study)

Syad.M.Ahmad Saeed Shah
PhD Research scholar, Gcu Lahore
Email: ahmadsaeedshah82@gmail.com
Dr.M.Abid Nadeem
Associate professor, Department of Islamic studies, Gcu Lahore
Email: muhammadabid36@gmail.com
Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique
Assistant professor, Faculty of social sciences
Department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore
Email:mudassaraarbi@gmail.com

ABSTRACT

Hadith is the second important source of Shariah. It has a basic role to play in understanding the reality of shariah without it, the interpretation of the Qur'ān is impossible. Hadith consists of the sayings and actions and tacit approval of the Holy Prophet (peace be upon him). From the era of the Holy Prophet (peace be upon him), Sahabah (Companions of the Prophet), his followers and the scholars of Islamic World have always been giving importance to the narration, learning and the education of Ahadith literature. Moreover, Sūfiyah (The Islamic Mystics) have always been focusing on Ahadith in their teachings. They remained busy in the process of narrating and teaching the Ahadith to their followers and students. They rendered a reasonable literature consisted on the sayings of the Holy Prophet (peace be upon him) in every era. Shaikh Shahab-ul-Din Umar Suhrawardi is one of the great Islamic mystics, who rendered his sources on learning, narrating and teaching Ahadith. He was a great Muhaddith, Interpreter and a Faqih (an expert of Islamic law and Jurisprudence). While interpreting and explaining the important points of Islamic Shariah. He rendered a plethora of Ahadith as a basis of Islamic law and jurisprudence. Besides Shaikh Suhrawardi, many men and women of his family played an important role in narrating and learning the Ahadith literature. They were great Muhaddith of their times. In this article, sources of Shaikh as well as of his family have been traced.

Keywords: Sheikh Shahab-ud-din Umar Alal –Suhrawardi, Mysticism, Hadith certification, Suharwardi

حدیث دوسرا اہم ترین ماخذ شریعت ہے۔ شریعت کے مسائل کو سمجھنے کے لیے حدیث کا کلیدی کردار ہے۔ درحقیقت قرآن فہمی کا سب سے اہم ذریعہ حدیث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل اور تقریر حدیث کہلاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد زریں سے ہی حدیث کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ذمہ داری نبھاتے رہے، پھر تابعین، تبع تابعین بعد ازاں ہر دور کے علمائے حدیث خدمت حدیث سر انجام دیتے رہے۔

صوفیہ جو کہ شریعت و طریقت کا حسین امتزاج ہوتے ہیں۔ انہوں نے بھی حدیث کی ترویج و اشاعت کے لیے خاطر خواہ کاوش کی ہے۔ اس سلسلہ میں نامور صوفیہ کے نام سامنے آتے ہیں۔ جنہوں نے حدیث کو سیکھا اس کا درس دیا اور اپنی تالیفات میں جابجا احادیث کو ذکر کیا اور ان سے استشہاد کیا ہے۔ مثلاً شیخ عبد القادر جیلانی، ابن عربی، علی بن عثمان ہجویری وغیر ھم۔

طائفہ صوفیہ میں سے ہی ایک فرد یگانہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی ہیں۔ آپ کی تاریخ و جائے ولادت کے متعلق علامہ تقی الدین عبد الوہاب بن علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں:

"ولد فی رجب سنة تسع و ثلاثین و خمس مائة بسهرورد۔"[1]

"آپ رجب ۵۳۹ھ کو سہرورد[2] میں پیدا ہوئے۔"

اسی نسبت سے آپ سہروردی مشہور ہوئے۔ نسبی لحاظ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔[3]

آپ فقہ شافعی کے پیروکار تھے اور تصوف میں سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیوخ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ کم سنی میں والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اپنے چچا اور شیخ طریقت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں پروان چڑھے۔ آپ متعدد علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ جن میں حدیث اور فقہ پر دسترس زیادہ نمایاں ہے۔ ان کے حصول کے لیے آپ نے متعدد شیوخ کے حضور زانوئے تلمذ طے کیے۔ آپ نے یکم محرم ۶۳۲ھ کو وفات پائی۔

"توفی ببغدادفی لیلة الأربعا مستهل محرم سنة اثنتین و ثلاثین و ستمائة و دفن بالوردیة۔"[4]

شیخ خود بھی محدث تھے اور آپ کے خاندان کے دیگر قریبی افراد بھی شریعت و طریقت کا مرقع تھے اور حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آئندہ سطور میں ان کے احوال اور اساتذہ و تلامذۂ حدیث کا ذکر کیا جائے گا۔

1۔ شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی

شیخ کا نام عبد القاہر ہے۔ آپ خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے:

"ابو النجیب عبدالقاهر بن عبدالله بن محمد بن عمویه بن سعد بن الحسن بن القاسم بن علقمه بن النضر بن معاذ بن الفقیه عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه القرشی التیمی۔"[5]

علامہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (م ۷۴۸ھ) آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے لکھتے ہیں:

"ولد تقریبا فی سھرورد فی سنۃ تسعین و أربع مائۃ۔"[6]

"شیخ ۴۹۰ء میں سہرورد کے مقام پر پیدا ہوئے۔"

علامہ عبدالکریم بن محمد سمعانی (۵۶۳ھ) لکھتے ہیں:

"سالتُہ عن مولدہ فقال: تقدیراً لا تحقیقا فی سنۃ تسعین و اربع مائۃ بسھرورد۔"[7]

"میں (سمعانی) نے ان سے ان کی ولادت کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ غالباً ۴۹۰ھ میں سہرورد میں ہوئی۔"

امام سبکی نے لکھا ہے:

"ولد فی صفر سنۃ تسعین و اربع مائۃ۔"[8]

"آپ ماہِ صفر ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔"

آپ کے جو القابات امام عبداللہ بن اسعد یافعی (م ۷۶۸ھ) نے ذکر کیے ہیں ان سے آپ کا علمی و روحانی مقام و مرتبہ آشکار ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں:

"الشیخ الکبیر، الولی الشھیر، العارف باللہ، الخبیر ذو المقامات الطیبۃ والاحوال السنیۃ والأنفاس الصادقۃ و الکرامات الفارقۃ والتصانیف المفیدہ الوثیقہ فی الشریعۃ والحقیقۃ ابو النجیب عبدالقاھر بن عبداللہ السھروردی، القرشی، البکری۔"[9]

شیخ ابوالنجیب کی پیدائش و نشو و نما سہرورد میں ہوئی لیکن تحصیل علم بغداد میں کیا۔ علامہ سمعانی لکھتے ہیں:

"نزل بغداد و سکنھا و تفقہ فی النظامیہ۔"[10]

"آپ (شیخ ابوالنجیب) بغداد آئے، وہاں سکونت اختیار کی اور مدرسہ نظامیہ میں تعلیم حاصل کی۔"

شیخ ابوالنجیب نے متعدد اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ یاقوت حموی لکھتے ہیں:

"سمع بھا الحدیث من علی بن نبھان--- وسمع بأصبھان ابا علی الحداد--- واشتغل بدرس الفقہ علی اسعد المھینی۔"[11]

"آپ نے بغداد میں علی بن نبھان سے حدیث پڑھی اور اصبہان میں ابو علی الحداد سے سماع حدیث کیا اور آپ نے علم فقہ اسعد المہینی سے حاصل کیا۔"

محمد بن محمد بن عبد الکریم ابن اثیر (م ۶۳۰ھ) آپ کے حصول علم کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

"تفقه بالنظامیه علی أسعد المهینی--- و سمع الحدیث من ابی علی محمد بن سعید بن نبهان وغیره۔"[12]

"مدرسہ نظامیہ میں اسعد المہینی سے فقہ سیکھی۔۔۔ اور ابو علی محمد بن سعید بن نبہان وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا۔"

شیخ ابوالنجیب سہروردی فقہی لحاظ سے امام شافعی کے پیروکار تھے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

"ابو النجیب السهروردی عبدالقاهر بن عبدالله بن محمد--- الفقیه الشافعی--- و کان اماماً فی الشعافعیه۔"[13]

ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد آپ باطنی علوم کی طرف متوجہ ہوئے اور متعدد اہل سلوک سے ملاقاتیں کیں اور مستفیض ہوئے۔ عبد الحی ابن عماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ) کے مطابق:

"ثم مال الی المعاملة فصحب الشیخ حماد الدباس و احمد الغزالی۔"[14]

"پھر آپ روحانی معاملہ کی طرف مائل ہوئے اور شیخ حماد دباس اور احمد غزالی کی مصاحبت اختیار کی۔"

اگرچہ آپ نے مختلف صوفیہ سے روحانی فیض حاصل کیا البتہ آپ کی بیعت شیخ احمد غزالی سے تھی۔

"و نسبت وی در طریقت بشیخ احمد غزالی است۔"[15]

"طریقت میں آپ کی نسبت (بیعت) شیخ احمد غزالی سے ہے۔"

شیخ ابوالنجیب سہروردی شریعت و طریقت کے حسین مرقع تھے۔ آپ مسند تدریس و افتاء پر بھی متمکن رہے۔ عماد الدین محمد بن اسمعیل ابن کثیر لکھتے ہیں:

"سمع الحدیث، و تفقه وافتیٰ و درس بالنظامیة۔"[16]

"آپ نے حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا اور مدرسہ نظامیہ میں تدریس اور افتاء کی ذمہ داری سرانجام دی۔"

امام یافعی نے اس کے بارے میں تفصیلاً تحریر کیا ہے:

"وهو احدٌ من درس بالنظامیة و تصدر للفتویٰ و جمع ووضع التصانیف و کان یلقب مفتی العراقین و قدوة الفریقین۔"[17]

"آپ مدرسہ نظامیہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ فتویٰ جاری کیا اور کتب تالیف کیں۔ آپ نے مفتی عراقین اور تمام فریقوں کے سربراہ کا لقب پایا۔"

آپ دو سال تک مدرسہ نظامیہ کے مدرس رہے:

"و درس بالنظامیه سنتین"[18]

مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے دوران کثیر طالبانِ علم نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذۂ حدیث کے متعلق حکیم شمس اللہ قادری لکھتے ہیں:

"اسی زمانہ (مدرسہ نظامیہ میں تدریس کا زمانہ) میں حافظ خراسان ابو سعد عبدالکریم بن محمد السمعانی المتوفیٰ ۵۶۳ھ اور حافظ شام ابو القاسم علی بن حسن بن عساکر المتوفیٰ ۵۷۱ھ نے آپ سے حدیث کی سماعت کی۔"[19]

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی بھی آپ کے تلامذۂ حدیث میں شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی تصنیف لطیف عوارف المعارف میں متعدد روایات شیخ ابو النجیب کی سند سے بیان کیں ہیں۔ ان میں بطور نمونہ ایک روایت حسب ذیل ہے:

"اخبرنا الشیخ الامام شیخ الاسلام عمی ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاهر بن عبدالله بن محمد بن عبدالله المعروف بعمویه ابن سعد بن الحسین بن القاسم بن علقمه بن النضر بن معاذ بن عبدالرحمن بن ابی بکر القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق من لفظه وهو اوّل حدیث سمعته منه حدثنا ابو القاسم زاهر بن طاهر الشمامی اخبرنا ابو حامد احمد بن محمد بن بلال وهو اوّل حدیث سمعته منه حدثنا سمعته منه حدیثنا عبدالرحمن بن بشر بن الحکم وهو اوّل حدیث سمعته منه حدثنا سفیان بن عینیه وهو اوّل حدیث سمعه منه عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔"[20]

"شیخ امام شیخ الاسلام میرے چچا ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ۔۔۔ نے ہمیں اپنے الفاظ سے بیان کیا۔ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

شیخ ابوالنجیب نے کتب بھی تالیف فرمائیں جیسا کہ امام یافعی نے آپ کے القابات میں ذکر کیا ہے (جو مذکور ہو چکا ہے)۔ ان میں سے ایک زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کے متعلق حکیم شمس اللہ قادری لکھتے ہیں:

"آپ کی تصانیف میں 'آداب المریدین' نہایت مشہور ہے۔ یہ کتاب تصوف میں ہے اور ہندوستان کے مشائخ صوفیہ میں نہایت مقبول ہوئی ہے۔ شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ المنیری المتوفیٰ ۷۸۲ھ نے قاضی شرف الدین محمد بن محمد البلخی کی فرمائش سے اس کی مبسوط شرح لکھی۔ خواجہ بندہ نواز گیسودراز سید محمد بن یوسف الحسینی المتوفیٰ ۸۲۵ھ نے ۸۱۳ھ میں اس کا فارسی ترجمہ کیا ہے اور جابجا توضیحی فوائد کا اضافہ کیا ہے۔"[21]

شیخ ابوالنجیب عبد القاہر کا ۱۷ جمادی الاخریٰ ۵۶۳ھ کو دار فانی سے انتقال ہوا۔ ابن خلکان رقمطراز ہیں:

"وتو فی بها یوم الجمعة العصر سابع عشر جمادی الاخرة سنة ثلاث و ستین و خمس مائة و دفن بکرة الغد فی رباطه۔"[22]

"آپ نے ۱۷ جمادی الاخری ۵۶۳ھ بروز جمعہ بوقت عصر انتقال فرمایا اور اگلے دن صبح اپنی رباط میں دفن کیے گئے۔"

2۔ جوہرۃ بنت ہبۃ اللہ

ان کا نام و نسب تذکرہ نگاروں نے یوں بیان کیا ہے:

"جوهرة بنت هبة الله بن الحسین بن علی الدوامی"[23]

"جوہرہ بنت ہبۃ اللہ بن حسین بن علی الدوامی"

خلیل بن ایبک صفدی (م ۷۶۴ھ) نے ان کا نام و نسب کچھ مختلف ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"جوهرة بنة هبة الله بن الحسن بن علی بن الحسن بن الدوامی"[24]

صفدی کے بیان کردہ نسب نامہ میں ھبۃ اللہ کے بعد الحسن کا نام مذکور ہے جبکہ ذہبی نے الحسین ذکر کیا ہے۔ البتہ ممکن ہے کہ کاتب کی غلطی ہو۔

شیخہ جوہرہ سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کی زوجہ ہیں۔ عبد العظیم بن عبد القوی منذری لکھتے ہیں

"وهی زوج الشیخ ابی النجیب السهروردی"[25]

انہوں نے باقاعدہ طور پر نامور شیوخ سے حدیث کی سماعت و روایت ہے جس کے بارے تذکرہ نگار لکھتے ہیں:

"سمعت من ابی الوقت عبدالاوّل بن عیسیٰ"[26]

"انہوں نے ابوالوقت عبدالاوّل بن عیسیٰ سے حدیث کی سماعت کی۔

ذہبی لکھتے ہیں:

"روت عن ابی الوقت السجزی"[27]

"انہوں نے ابوالوقت سجزی سے حدیث روایت کی۔"

صفدی لکھتے ہیں:

"وصحبت الشیخ ابا النجیب و سمعت معه الحدیث و اشتغلت بالعلم و العبادة"[28]

"انہوں نے شیخ ابوالنجیب کی مصاحبت اختیار کی اور ان کے ساتھ سماع حدیث کیا اور علم وعبادت میں مشغول ہو گئیں۔"

شیخہ موصوفہ نے حدیث کا علم حاصل کر کے اس کی اشاعت بھی کی۔

"سمعت ---- و حدثت"[29]

"---حدیث کا سماع کیا اور حدیث کو بیان کیا" (یعنی تشنگانِ علم کو حدیث پڑھائی)

شیخہ نے شب ۱۰ رجب المرجب ۶۰۴ھ کو وصال فرمایا:

المنذری "سنة اربع و ست مائة" کے تحت لکھتے ہیں:

"و فی لیلة العاشر من رجب توفیت الشیخة جوهره بنت ابی (علی) الحسن-- ببغداد و دفنت من الغد بمقبره الشونیزی"[30]

"شیخہ جوھرہ بنت ابو(علی) الحسن کا وصال شب ۱۰ رجب کو بغداد میں ہوا اور اگلے دن مقبرہ شونیزے میں دفن کیا گیا۔"

مذکورہ بالا سطور سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیخہ جوہرہ شیخہ حدیث تھیں اور ان کا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے خاندان سے تعلق تھا۔ وہ شیخ کے شیخ طریقت اور چچا کی زوجہ تھیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے شیخ سہروردی کے خاندان میں خواتین بھی حدیث کی ماہر موجود تھیں۔

3۔ محمد بن اعز

محمد بن اعز خانوادۂ سہروردیہ کے چشم وچراغ تھے۔ عبدالرزاق بن احمد ابن الفوطی (م ۷۲۳ھ) لکھتے ہیں

"هو ابن عم الشیخ ابی النجیب (عبدالقاهر)"[31]

"یہ شیخ ابو النجیب کے چچازاد بھائی ہیں۔"

"گویا یہ شیخ ابو النجیب کے کزن اور شیخ شہاب الدین عمر کے چچا ہیں۔"

آپ کی پیدائش کا سن منذری نے یہ تحریر کیا ہے:

"مولده فی سنة سبع و عشرین و خمس مئة"[32]

"آپ ۵۲۷ھ میں پیدا ہوئے۔"

شیخ محمد بن اعز کے بارے ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (م ۴۶۳ھ) لکھتے:

"من ابناء المشایخ"[33]

"یہ مشائخ کی اولاد میں سے ہیں۔"

شیخ محمد بن اعز نے درج ذیل شیوخ حدیث سے سماع حدیث کیا۔

"و سمع من اسماعیل ابن السمرقندی، و ابی سعد احمد بن محمد البغدادی، وغیرهما و سمع من جده عمر بن محمد بن عبدالله بن سعد السهروردی الصوفی عم ابی النجیب، حدثه عن عاصم بن الحسن وغیره"[34]

"انہوں نے اسماعیل ابن سمرقندی، ابو سعد احمد بن محمد بغدادی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور اپنے دادا عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سعد سہر وردی صوفی چچا شیخ ابو النجیب سے بھی سماعتِ حدیث کی۔ انہوں نے عاصم بن الحسن کی روایات انہیں بیان کی۔"

منذری نے آپ کے شیوخ حدیث میں ایک نام کا اضافہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"سمع من جده ابی حفص --- و ابی الوقت عبدالاوّل بن عیسیٰ السجزی"[35]

"آپ نے اپنے دادا ابو حفص۔۔۔ابو الوقت عبد الاوّل بن عیسیٰ سجزی سے حدیث کی سماعت کی۔"

شیخ محمد بن اعز نے احادیث روایت کیں اور دوسروں کے سامنے انہیں بیان کیا۔ تذکرہ نگاروں نے آپ کے تلامذۂ حدیث میں یہ نام ذکر کئے ہیں۔

"روی عن محمد هذا: ابو عبدالله الدبیثی و ابن ابی النجیب عبداللطیف"[36]

"ان سے ابو عبد اللہ دبیثی اور شیخ ابو نجیب کے بیٹے عبد اللطیف نے (حدیث) روایت کی۔"

شیخ محمد بن اعز کے وصال کے متعلق ابن الفوطی لکھتے ہیں:

"و تو فی یوم الثلاثاء ثانی شوال سنة ست و ست مائة و دفن بالسهلیة عند جامع السلطان"[37]

"شیخ محمد بن اعز نے ۲ شوال ۶۰۶ھ بروز منگل وفات پائی۔ جامع سلطان کے قریب سہلیہ (قبرستان) میں دفن کیے گئے۔

4۔عبداللطیف بن ابوالنجیب

"عبداللطیف بن عبدالقاهر بن عبدالله بن محمد بن عمویه السهروردی الاصل، البغدادی ابو محمد ابن الشیخ ابی النجیب الفقیه"[38]

"آپ کا نام عبداللطیف بن عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عمویہ، سہروردی الاصل، بغدادی اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ شیخ ابوالنجیب فقیہ کے صاحبزادے ہیں۔"

آپ کے نام ونسب سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے حقیقی چچا کے بیٹے (چچازاد) تھے۔ آپ محدث تھے۔ آپ نے تحصیل حدیث کے اس کی تدریس بھی کی جس کی تفصیل آئندہ سطور میں دی جائے گی۔

آپ ۵۳۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔[39]

آپ نے علم فقہ اپنے والد گرامی سے حاصل کیا۔

"تفقه علی ابیه"[40]

علم حدیث بھی جلیل القدر محدثین سے حاصل کیا۔

"سمع من ابی البدر الکرخی و ابی القاسم علی بن عبدالسید بن الصباغ و ابی الفضل محمد بن عمر الارموی وغیرهم"

"آپ نے ابوالبدر کرخی، ابوالقاسم علی بن عبدالسید بن الصباغ، ابوالفضل محمد بن عمر ارموی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔"

جن تلامذہ نے آپ سے سماع حدیث کیا وہ درج ذیل ہیں:

"وسمع منه ابن الخلیل --- سمع منه الضیاء المقدسی"[41]

"آپ سے ابن خلیل نے حدیث سنی۔۔۔ (ایک قول یہ بھی ہے) کہ آپ سے ضیاء المقدسی نے حدیث کی سماعت کی۔"

آپ نے بہت سے ممالک کا سفر کیا۔ خراسان اور ماوراء النہر کے علاقوں میں گئے۔ تحصیل علم کے بعد بغداد لوٹ آئے۔[42] بعد ازاں عہدہ قضاء پر فائز ہوئے۔

"ثم خرج منها الی الشام فوفد علی الملک الناصر صلاح الدین فولاہ قضاء کل بلد افتتحه من السواحل وغیرها ثم سافرالی اربل فاقام بها الی حین وفاته"[43]

"بعد ازاں آپ شام گئے اور بادشاہ ناصر صلاح الدین سے ملاقات کی۔ اس نے آپ کو ساحل کے تمام مفتوحہ علاقوں کا قاضی مقرر کر دیا۔ (کچھ عرصہ بعد) آپ اربل چلے گئے اور تادم آخر وہیں رہے۔"

آپ کا وصال جمادی الاولیٰ ۶۱۰ھ میں ہوا۔[44]

6۔ ابوالحسن اسعد بن ابو عبداللہ محمد

اسعد بن ابو عبداللہ محمد بن اعز ۵۴۷ھ میں پیدا ہوئے۔[45]

انہوں نے جلیل القدر محدثین سے حدیث کی سماعت کی۔ منذری لکھتے ہیں:

"و سمع من ابی الوقت عبدالاوّل بن عیسیٰ وغیرہ"[46]

"انہوں نے ابی الوقت عبد الاوّل بن عیسیٰ وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔"

منذری مزید لکھتے ہیں:

"وهو من بیت الحدیث"[47]

"وہ محدثین کے گھرانے کے فرد تھے۔"

ان سے جید علماء نے احادیث روایت کیں جن میں سے ایک نام خطیب بغدادی نے ذکر کیا ہے:

"فذکر حدیثا (و عنه ایضاً ابن النجار)"[48]

"انہوں نے حدیث مبارکہ بیان کی۔ ان سے ابن النجار نے حدیث روایت کی۔"

یہ ۳ رجب ۶۱۴ھ میں فوت ہوئے۔[49]

اور اگلے روز سہلیہ کے مقام پر اپنے والد کے پہلو میں دفن کیے گئے۔[50]

شیخ ابوالحسن اسعد بن ابو عبداللہ محمد کا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے ساتھ چچازاد کا رشتہ بنتا ہے کیونکہ شیخ اسعد کے والد محمد بن اعز (جن کا تذکرہ گزر چکا ہے) شیخ شہاب الدین کے رشتہ میں چچا ہیں۔

7۔ شیخ عبداللہ بن شیخ ابوالنجیب سہروردی

شیخ عبداللہ بن شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی، شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے شیخ طریقت، استاذ اور چچا شیخ ابو النجیب کے بیٹے ہیں۔ ان کی پیدائش کے متعلق مؤرخین لکھتے ہیں:

"و مولده سنة ثلاث و ستين و خمس مائة فى احدى الجمادىين"[51]

"آپ جمادی الاولیٰ / جمادی الاخریٰ ۵۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔"

شیخ عبد اللہ نے اپنے دور کے نامور اساتذہ سے حدیث کی سماعت کی اور اس کی ترویج کی۔

"سمع من ابى الحسن بن الحسين المنصورى وغيره و حدّث"[52]

انہوں نے ابوالحسن بن حسین منصوری اور دیگر اساتذہ سے حدیث سنی اور حدیث آگے بیان کی۔

آپ کے وصال کے متعلق منذری ۶۳۳ھ کے حوادث کے تحت لکھتے ہیں:

"و فى الثالث عشر من شهر ربيع الاخر توفى الشيخ الاصيل ابو الفضائل عبدالله بن الامام ابى النجيب عبدالقاهر بن عبدالله --- و دفن عند ابيه بمدرسته"[53]

"۱۳ ربیع الاخر ۶۳۳ھ کو شیخ عبد اللہ بن امام ابوالنجیب عبد القاہر فوت ہوئے اور انہیں ان کے مدرسہ میں ان کے والد گرامی کے پاس دفن کیا گیا۔"

8۔سیدہ بنت الشیخ فقیہ ابی الرضی عبد الرحیم ابن امام ابوالنجیب

شیخہ موصوفہ اپنے عہد کی جلیل القدر محدثہ تھیں۔ آپ کے احوال اور شیخ شہاب الدین سہروردی کے ساتھ رشتہ ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

سیدہ بنت شیخ عبد الرحیم ۵۶۳ھ میں پیدا ہوئی۔

"و مولدها فى الثالث و العشرين من ذى الحجة سنة ثلاث و ستين و خمس مائة"[54]

"آپ ۲۳ ذوالحجہ ۵۶۳ھ میں پیدا ہوئیں۔"

سیدہ بنت شیخ عبد الرحیم کا شہاب الدین سہروردی سے انتہائی قریبی رشتہ ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں:

"زوجة الشيخ شهاب الدين سهروردى"[55]

"یہ (سیدہ بنت عبد الرحیم) شیخ شہاب الدین سہروردی کی بیوی ہیں۔"

گویا کہ شیخ خود بھی محدث تھے اور آپ کی اہلیہ بھی محدثہ تھیں۔

انہوں نے ام عتب سے حدیث کی سماعت کی۔

"سمعت من ام عتب تجنى بنت عبدالله الوهبانية"[56]

"انہوں نے تجنی بنت عبد اللہ الوھبانیہ سے سماعت حدیث کی۔"

آپ نے طالبان حدیث کو اجازت حدیث بھی دی۔

"واجازت للقاضی تقی الدین، ولسعد الدین، و ابی بکر بن عبدالدائم و عیسیٰ بن معالی و احمد بن اشحنة و البجدی و بنت الواسطی و جماعة"[57]

"انہوں نے قاضی تقی الدین، سعد الدین، ابو بکر بن عبد الدائم، عیسیٰ بن معالی، احمد بن اشحنہ، بجدی، بنت واسطی اور ایک جماعت کو اجازت حدیث دی۔"

شیخہ موصوفہ عابدہ، صالحہ اور زاہدہ تھیں۔

"فی لیلة السادس و العشرین من رجب توفیت الشیخة الصالحة سیدة ابنة الشیخ الفقیه ابی الرضی عبدالرحیم ابن الامام ابی النجیب عبدالقاهر السهروردی بغداد"[58]

"شیخہ صالحہ سیدہ بنت شیخ عبد الرحیم نے ۲۶ رجب ۶۱۴ھ کو بغداد میں وفات پائی۔"

9۔ عماد الدین ابو جعفر محمد سہروردی بن شہاب الدین عمر سہروردی

یہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے بیٹے ہیں اور اپنے زمانے کے نامور محدث تھے۔

"مولده بسهرورد سبع و ثمانین و خمس مائة فی صفر"[59]

"عماد الدین ابو جعفر محمد ماہِ صفر ۵۸۷ھ کو سہرورد میں پیدا ہوئے۔"

ان کا نام محمد اور ابو جعفر شیخ بن شہاب الدین کے لحاظ سے پہچانے جاتے ہیں۔ شیخ عماد الدین ابو جعفر نے اجل محدثین سے حدیث سنی اور آپ سے روایت کرنے والوں میں بھی جلیل القدر لوگ شامل ہیں۔

"سمع من: ابی الفرج ابن الجوزی، و عبدالوهاب ابن سکینه و سمع بدمشق من: بهاء الدین القاسم بن الحافظ"

"انہوں نے ابو الفرج ابن جوزی، عبد الوہاب ابن سکینہ سے اور دمشق میں بہاؤالدین القاسم بن حافظ سے حدیث کی سماعت کی۔"

"روی عنه: الدمیاطی، و حفیده ابو القاسم عبدالمحمود بن عبدالرحمن بن محمد السهروردی وغیرهما"

"ان سے دمیاطی اور ان کے پوتے ابو القاسم عبد المحمود بن عبد الرحمن بن محمد سہروردی ودیگر نے حدیث روایت کی۔"

"ثنا عنه اسحاق بن النحاس"[60]

"آپ سے اسحاق بن نحاس نے حدیث بیان کی ہے۔"

ذہبی آپ کے اوصاف میں لکھتے ہیں

"کان کبیر القدر"[61]

"آپ بڑے جلیل القدر تھے۔"

علامہ بدر الدین عینی ۶۵۵ھ کے احوال میں لکھتے ہیں:

"مات ببغداد فی هذه السنة"[62]

"یہ اس سال میں بغداد میں فوت ہوئے۔"

ذہبی نے ان کی تاریخ وفات یہ نقل کی ہے:

"تو فی فی عاشر جمادی الاخرة"[63]

"یہ ۱۰ جمادی الاخریٰ کو فوت ہوئے۔"

"انہیں اپنے زمانہ میں شیخ الشیوخ اور مہمان بغداد کے القابات سے یاد کیا جاتا تھا۔"[64]

تاج الدین ابو طالب اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ۶۱۸ھ میں شیخ رضی الدین عیسیٰ بن عبد اللہ شہریانی نے رباط ام الناصر کے مشائخ کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ رباط شیخ عماد الدین ابو جعفر کے سپرد کر دی گئی اور جب محرم ۶۳۲ھ میں ان کے والد شہاب الدین کا وصال ہوا تو عماد الدین نے اپنے والد کے طریق پر چلتے ہوئے رباط مامونیہ کے صوفیہ کے لیے ایک شیخ کا اہتمام کیا۔ انہیں ۶۴۸ھ میں روم میں سفیر بنا کر بھیجا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ شفاخانہ العضدی کے انچارج بھی رہے۔ اس ذمہ داری سے آپ نے ۶۵۰ھ میں استعفیٰ دے دیا۔[65]

10۔ عمر بن محمد بن عمویہ سہروردی

یہ شیخ ابو النجیب سہروردی کے چچا ہیں۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

"ولد عمر بن محمد بن عمويه السهروردی سنة خمس و خمسين و اربع مائة"[66]

"عمر بن محمد بن عمویہ سہروردی ۴۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔"

علم فقہ میں ان کے اساتذہ ابو القاسم دبوسی اور ابو حامد محمد غزالی ہیں۔[67]

علم حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"سمع الحديث من الشريف ابی الفوارس طراد بن محمد بن علی الزينبی، و ابی الحسين عاصم بن الحسن العاصمی و ابی محمد رزق الله بن عبدالوهأب التميمی و ابی بكر احمد بن علی الطريثيثی وغيرهم"[68]

"انہوں نے ابو الفوارس طراد بن محمد زینبی، ابو الحسین عاصم بن حسن عاصمی، ابو محمد رزق اللہ بن عبد الوہاب تمیمی اور ابو بکر احمد بن علی طریثیثی وغیرہ سے حدیث سنی۔"

ان سے روایت کرنے والوں کے متعلق خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

"روی لنا عنه حافدهٗ محمد بن اعز بن عمر"[69]

"ان کے پوتے محمد بن اعز بن عمر نے ہمیں ان کی طرف سے حدیث روایت کی۔"

خطیب بغدادی نے ان سے مروی حدیث ذکر کی ہے جو درج ذیل ہیں:

"اخبرنا محمد بن اعز بن یحی بن عمویه السهروردی انبانا جدی قراءة علیه انبا طراد بن محمد الزینبی انبا علی بن عبدالله بن بشر ان أنبا اسماعیل محمد الصفار حدثنا احمد بن منصور الرمادی حدثنا عبدالرزاق انبا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها: و قالت کان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر مایتعوذ من المأ ثم و المغرم، فقالت عائشة: یا رسول الله ما اکثر ما تتعوذ من المغرم؟ قال: "انه من غرم وعد فاخلف وحدث فکذب"[70]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر گناہوں اور معصیتوں سے پناہ مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اکثر معصیتوں سے کیوں پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے معصیت کا کام اس نے وعدہ خلافی کی اور بات کرتے ہوئے جھوٹ بولا۔"

شیخ عمر بن محمد رباط سعادۃ الخادم کے شیخ تھے۔[71]

شیخ نے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا۔

"صنف تاریخاً علی السنین سماه "المجاهدی" خدم به مجاهد الدین ببغداد ذکر فیه ابتداء الدنیا الی سنة اربع و عشرین و خمس مائة"[72]

"آپ نے تاریخ پر "مجاہدی" نامی کتاب تحریر کی۔ جس کے ذریعے بغداد کے مجاہدین کی خدمت کی۔ اس کتاب میں ابتدائے دنیا سے لے کر ۵۲۴ھ تک کے احوال بیان کیے۔"

شیخ عمر کے وصال کے متعلق خطیب لکھتے ہیں:

"و تو فی لیلة الاربعاء ثامن ربیع الاوّل سنة اثنتین و ثلاثین و خمس مائة، وصلی علیه برباطه علی دجلة رباط سعادة و دفن صف رویم"[73]

"آپ نے ۸ ربیع الاول ۵۳۲ھ شب بدھ وصال فرمایا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کی رباط "رباط سعادہ" برلب دجلہ میں ادا کی گئی اور صف رویم (قبرستان) میں دفن کیا گیا۔"

خلاصہ کلام:

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے خاندان کے اکثر افراد اپنے دور کے نامور عالم، محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کے چچا صوفی، محدث اور فقیہ بھی تھے۔ یوں آپ کے بیٹے، کزن اور دیگر رشتہ داروں نے بھی حدیث کی سماعت و تدریس کی۔ طرہ یہ کہ خاندان شیخ شہاب الدین سہروردی اکثر مستورات بھی محدثہ تھیں جن میں آپ کی چچی وخوش دامن اور زوجہ محترمہ سرفہرست ہیں۔ ان خواتین وحضرات نے اپنے اپنے عہد کے عظیم محدثین سے استفادہ کیا اور پھر حدیث لوگوں کو بیان بھی کی۔ ان سے سماع حدیث کرنے والوں میں اس زمانہ کے نامور شیوخ کا نام آتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے تصوف کے مخالفین کے اس دعویٰ کی تردید ہوتی ہے کہ صوفیہ کرام قرآن وحدیث کا علم نہ رکھتے تھے۔ سلسلہ سہروردیہ کے دونوں بڑے بزرگ حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہما حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور اُن کے خاندان کے دیگر کئی افراد کا شمار محدثین میں ہوتا ہے۔

حوالہ جات

---

1 سبکی، عبدالوہاب بن علی، تاج الدین، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاؤۃ، ج۸، ص۳۳۹

2 سہرورد کے بارے یاقوت حموی لکھتے ہیں: بضم اولہ وسکون ثانیہ، وفتح الراءوالواووسکون الراءودال مھملۃ بلدۃ قریبۃ من زنجان بالجبال (پہلے لفظ کے ضمہ، دوسرے کے سکون، رااور واو کے فتحہ اور را کے سکون اور دال ساکن کے ساتھ زنجان کے پہاڑوں کے قریب کا علاقہ ہے (یاقوت حموی، معجم البلدان، بیروت، دارصادر، ج۳، ص۲۸۹)

3 جامی، عبدالرحمٰن بن احمد، نفحات الانس من حضرات القدس (فارسی)، از انتشارات کتابفروشی محمودی، ۱۳۳۷ھ ص۴۲۷

4 ابن الدمیاطی، احمد بن ایبک، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد، حیدرآباد دکن، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۷۹ء، ص۲۱۰

5 ذہبی، محمد بن احمد، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۵ء، ج۲۰، ص۴۷۵۔۴۷۶

6 ایضاً، ص۴۷۶

7 السمعانی، عبدالکریم بن محمد، الانساب للسمعانی، حیدرآباد، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، الطبعہ الاولیٰ ۱۹۶۲ء، ج۷، ص۳۰۷

8 سبکی، عبدالوہاب بن علی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاؤہٗ، ج۷، ص۱۴۷

9 الیافعی، عبداللہ بن اسعد، عفیف الدین، مراۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ مایعتبر من حوادث الزمان، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۷ء، ج۳، ص۳۸۰

10 السمعانی، عبدالکریم بن محمد، الانساب للسمعانی، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ج۷، ص۳۰۷

11 الحموی، یاقوت بن عبداللہ، معجم البلدان، بیروت، دار صادر، الطبعہ الثانیہ، ۱۹۹۵ء، ج۳، ص۲۸۹

12 ابن اثیر، محمد بن محمد بن عبدالکریم، اللباب فی تہذیب الانساب، بیروت، دار صادر، ج۲، ص۱۵۷

13 ذہبی، محمد بن احمد، العبر فی خبر من غبر، الکویت، التراث العربی (مطبعۃ الحکومیۃ الکویت) الطبعہ الثانیہ، ۱۹۸۴ء ثانیہ، ج۴، ص۱۸۱۔۱۸۲

14 الحنبلی، عبدالحی بن العماد، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، قاھرہ، مکتبہ القدسی بجوار الازہر، ۱۳۵۰ھ، ج۴، ص۲۰۹

15 جامی، عبدالرحمٰن بن احمد، نفحات الانس من حضرات القدس (فارسی)، از انتشارات کتابفروشی محمودی، ۱۳۳۷ھ، ص۴۱۷

16 ابن کثیر، محمد بن اسمعیل، البدایۃ والنہایۃ، بیروت، مکتبہ المعارف، طبع ثانی، ۱۹۷۷ء ج۲، ص۲۵۴

17 الیافعی، مراۃ الجنان، ج۳، ص۲۸۰

18 شذرات الذھب، ج۴، ص۲۹۰

19 شمس اللہ قادری، حکیم، شیخ شہاب الدین سہروردی، لاہور، بیکن بکس، ۲۰۰۷ء، ص۱۱

20 ابوداؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، بیروت، مکتبہ العصریہ، ط۔ن، باب فی الرحمۃ، ۴، ص۲۸۵، رقم الحدیث ۴۹۴۱

21 شیخ شہاب الدین سہروردی، ص۱۱

22 معجم البلدان، ج۳، ص۲۰۵

23 ذہبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام، بیروت، دارالغرب الاسلامی، ۲۰۰۳ء، ج۴۳، ص۱۴۰

24 الصفدی، خلیل، الوافی بالوفیات، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۵ھ، ج۱۱، ص۱۷۳

25 المنذری، عبدالعظیم بن عبدالقوی، التکملہ لوفیات النقلہ، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۱ھ، ج۲، ص۱۳۶ / تاریخ الاسلام للذھبی، ج۴۳، ص۱۴۰

26 المنذری، عبدالعظیم بن عبدالقوی، التکملۃ لوفیات النقلہ، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۱ھ، ج۲، ص۱۳۶

27 تاریخ الاسلام، ج۴۳، ص۱۴۱

28 الوافی بالوفیات، ج۱۱، ص۱۷۳

29 التکملۃ لوفیات النقلہ، ج۲، ص۱۳۶

30 ایضاً

31 ابن الطوفی، عبدالرزاق بن احمد، مجمع الادب فی معجم الالقاب، تہران، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی فرہنگ، ج۳، ص۱۳۰

32 التکملۃ لوفیات النقلۃ، ج۲، ص۱۸۸

33 خطیب بغدادی احمد بن علی، ابو بکر، تاریخ بغداد وذیولہ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ، ج۱۵، ص۱۶

34 ذہبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام، بیروت، دار الکتاب العربی، ج۴۳، ص۲۰۹

35 التکملۃ لوفیات النقلۃ، ج۲، ص۱۸۸

36 ذہبی، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام، بیروت، دار الکتاب العربی، ۱۴۱۳ھ، ج۴۳، ص۲۱۰

37 ابن الطوفی، عبد الرزاق بن احمد، مجمع الادب فی معجم الالقاب، تہران، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی فرہنگ

38 مقالۃ جملۃ من علماء آل الصدیق بسھرورد و آخرین، احمد عبد النبی فرغل الدعباسی

http://www.alukah.net/culture/0/44182/

39 الطبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج۸، ص۳۱۲

40 تاریخ بغداد وذیولہ، ج۱۵، ص۲۶۲

41 ایضاً

42 الطبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج۸، ص۳۱۲

43 ایضاً

44 ایضاً

45 مقالہ جملۃ من علماء آل الصدیق بسھرورد، محولہ مذکورہ

46 التکملۃ لوفیات النقلۃ، ج۲، ص۴۰۴

47 ایضاً

48 تاریخ بغداد وذیولہ، ج۱۵، ص۱۴۳

49 التکملۃ لوفیات النقلۃ، ج۲، ص۴۰۴

50 ایضاً

51 ایضاً، ج۳، ص۳۳۸

52 ایضاً، ج۳، ص۳۳۸۔۳۳۹

53 ایضاً، ج۳، ص۳۳۸

54 ایضاً، ج۳، ص۶۰۶

55 تاریخ الاسلام، ج۴۶، ص۴۳۶

56 التکملۃ، ج۳، ص۶۰۶

57 تاریخ الاسلام، ج۴۶، ص۴۳۶

58 التکملۃ، ج۳، ص۶۰۶

59 الیونینی، موسیٰ بن محمد، ابوالفتح، ذیل مراۃ الزمان، القاہرہ، دارالکتاب الاسلامی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۳ھ، ج۱، ص۹۷

60 تاریخ الاسلام للذھبی، ج۴۸، ص۲۱۶

61 ایضاً

62 بدرالدین عینی، محمود بن احمد، عقد الجمان فی تاریخ اہل الزمان، غیر مطبوعہ، ص۳۸

63 تاریخ الاسلام، ج۴۸، ص۲۱۶

64 مجمع الآدب فی معجم الالقاب، ج۲، ص۱۵۶

65 ایضاً

66 تاریخ بغداد وذیولہ، ج۲۰، ص۱۱۷

67 ایضاً، ص۱۱۶

68 ایضاً

69 ایضاً

70 النسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، حلب، مکتب المطبوعات الاسلامیہ الطبعہ الثانیہ، ۱۴۰۶ھ، رقم الحدیث ۵۴۵۴

71 ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی، ابوالفرج، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۲ھ، ج۱۷، ص۳۳۱

72 تاریخ بغداد وذیولہ، ج۲۰، ص۱۱۶

73 ایضاً